امام ربیع بن صبیح بصریؒ

(م۱۶۰ھ)

عبدالرشید عراقی

برصغیر (پاک و ہند) میں جن اکابرینِ اسلام نے علم و عمل کی قندیلیں روشن کیں ان میں ایک امام ربیع بن صبیح بصری اور دوسرے اسرائیل بن موسیٰ بصری ہیں۔

امام ربیع بن صبیح کا مُولَد و مسکن بصرہ تھا جنھوں نے سب سے زیادہ اکتسابِ فیض حضرت امام حسن بصریؒ سے کیا۔ ان کے علاوہ امام ربیع نے امام ابن سیرین، امام مجاہد بن جبیر، امام عطاء بن ابی رباح اور امام حُمید الطّویل سے بھی استفادہ کیا۔ (۱)

ان اساتذہ و شیوخ سے استفادہ کے بعد امام ربیع بن صبیح نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور ان کی زندگی کا بیشتر حصہ تعلیم و تعلّم میں گزرا۔ ان کے مشہور تلامذہ یہ ہیں: امام عبداللہ بن مبارک، وکیع بن الجراح، ابوداؤد طیالسی، سفیان ثوری، عبدالرحمٰن بن مہدی اور ابوالولید الطیالسی (۲)

علم و فضل کے اعتبار سے امام ربیع کا مرتبہ و مقام بہت بلند تھا۔ تمام علوم دینیہ میں ان کو یدطولیٰ حاصل تھا۔ حدیث و فقہ میں جامع الکمالات تھے۔ اس کے علاوہ ثقاہت و عدالت، حفظ و ضبط، امانت و دیانت، تقویٰ و طہارت اور زہد و ورع میں علمائے اسلام نے ان کے بلند مرتبہ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔

حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں بیشتر علمائے اسلام کے اقوال نقل کئے ہیں جنھوں نے امام ربیع بن صبیح کے ثقہ و ثابت ہونے کی شہادت دی ہے۔ ابوزرعہ فرماتے ہیں:

شیخ صالح صدوق

''سچے اور نیک بزرگ تھے''۔

امام شعبہ فرماتے ہیں:

ربیع سید من سادات المسلمین

''امام ربیع مسلمانوں کے پیشواؤں میں سے ایک ہیں''۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

کان عابداً و مجاهداً

''وہ عابد اور مجاہد تھے''۔(۳)

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ:

''ربیع بن صبیح سے روایت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں''۔

علم و فضل میں بلند مرتبہ ہونے کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت اور زہد و ورع میں منفرد حیثیت رکھتے تھے۔ حافظ ابن حجر نے محدث ابن حبان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ

''ربیع بصرہ میں سب سے زیادہ عبادت گزار اور صاحب ورع تھے۔ کثرتِ تہجد کی بنا پر ان کا گھر شب میں شہد کی مکھی کا چھتہ بن جاتا تھا''۔(۴)

بصرہ کے پہلے مصنّف

امام ربیع بن صبیح کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ بصرہ کے سب سے پہلے مصنف ہیں۔ صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں:

هو اول من صنّف فی الاسلام(۵)

''وہ اسلام میں پہلے مصنف ہیں''۔

حافظ شمس الدین ذہبی لکھتے ہیں:

قال الرامهرمزی اول من صنّف وبوّب بالبصرة الرّبیع بن صبیح ثم سعید بن ابی عروبه و عاصم بن علی (۶)

''رامہرمزی کا قول ہے کہ بصرہ میں جس نے سب سے پہلے تصنیف و تالیف کا کام کیا وہ ربیع بن صبیح ہیں' اس کے بعد سعید بن ابی عروبہ اور عاصم بن علی''۔

صاحب کشف الظنون نے بھی اس بات کی تائید کی ہے کہ بصرہ میں سب سے پہلے امام ربیع بن صبیح نے تصنیف و تالیف کا کام کیا۔(۷)

شجاعت و بہادری

شجاعت و بہادری میں بھی امام ربیع بے مثال تھے اور ان کے مجاہدانہ کارناموں کی شہادت امام شافعی نے دی ہے کہ ربیع بن صبیح بہت بڑے غازی تھے۔ (۸)

خلیفہ عباسی مہدی نے عبدالملک بن شہاب کی قیادت میں ایک فوجی دستہ ہندوستان بھیجا تھا اور اس دستہ میں ایک ہزار مجاہد شامل تھے۔ ان میں ربیع بن صبیح بھی شامل تھے اور ایک خاص دستہ کے افسر اعلیٰ تھے۔ (۹)

ڈاکٹر محمد نعیم صدیقی ندوی لکھتے ہیں:

> ''اس جنگ میں ربیع بن صبیح نے اپنے زیر قیادت رضا کاروں میں جہاد کا شوق اور ولولہ پیدا کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اسی جوش اور جذبۂ شہادت کا نتیجہ تھا کہ مجاہدین کے سیل رواں اور ان کے پرجوش حملوں کے سامنے آنے والی طاقت چور چور ہوگئی''۔ (۱۰)

وفات

امام ربیع بن صبیح نے ۱۶۰ھ میں وفات پائی۔ علامہ ابن عماد حنبلی لکھتے ہیں:

> ''جنگ میں بحری راستے سے واپسی کے وقت ۱۶۰ھ میں انتقال کیا اور کسی جزیرہ میں دفن ہوئے''۔ (۱۱)

حواشی

۱) تہذیب التہذیب، ج ۳، ص ۲۴۷
۲) تہذیب التہذیب، ج ۳، ص ۲۴۷
۳) تہذیب التہذیب، ج ۳، ص ۲۴۸
۴) تہذیب التہذیب، ج ۳، ص ۲۴۸
۵) کشف الظنون، ج ۱، ص ۴۲۳
۶) میزان الاعتدال، ج ۱، ص ۲۲۴
۷) کشف الظنون، ج ۱، ص ۴۲۳
۸) کتاب الجرح والتعدیل، ج ۱، ص ۴۲۵
۹) تبع تابعین، ج ۲، ص ۱۷۹
۱۰) تبع تابعین، ج ۲، ص ۱۸۰
۱۱) شذرات الذہب، ج ۱، ص ۳۰۹